سوال

(479) عام زندگی میں سیاہ لباس پہننا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محمد منور بن ذکی احمد ریاض سعودیہ سے دریافت کرتے ہیں کہ ایک سلفی العقیدہ شخص اپنی عام زندگی میں سیاہ لباس پہن سکتا ہے یا نہیں ؟ نیز بتائیں کہ عید کی نماز مسجد میں ادا کی جا سکتی ہے جبکہ کوئی مستقل عیدگاہ نہ ہو کیا نماز عید کا خطبہ منبر پر دیا جا سکتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1) سیاہ لباس کی ممانعت کے متعلق کوئی صحیح حدیث مروی نہیں ہے بلکہ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سیاہ لباس زیب تن فرمایا چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اون کا ایک سیاہ جبہ تیار کیا جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا ۔ (ابو داؤد : کتاب اللباس)

بعض روایات میں اس کی مزید تفصیل ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا تو آپ کا سفید رنگ اور جبہ کا سیاہ رنگ ایک عجیب سماں پیدا کر رہا تھا کبھی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید مکھڑے کو دیکھتی اور کبھی لباس کی سیاہ لنگت کو دیکھتی پھر پسینہ کی وجہ سے اس میں ناگوار ہوا آنے لگی تو آپ نے اسے اتار دیا ۔ (مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خالد کو خود اپنے دست مبارک سے سیاہ چادر پہنائی پھر آپ نے خود ہی اس کی تحسین فرمائی ۔ (صحیح بخاری :کتاب اللباس)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر یوں عنوان قائم کیا ہے باب ال خمیصہ السوداء "سیاہ چادر پہننے کا بیان اس سے حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے میلان کا پتہ چلتا ہے کہ وہ اس کے جواز کے قائل ہیں البتہ اظہار غم کے لیے سیاہ لباس نہیں پہنا چاہیے کیوں کہ ہمارا معاشرہ میں ایک مخصوص گروہ کے نزدیک سیاہ لباس ماتمی لباس ہے ۔

(2) نماز عید کھلے میدان میں پڑھنا مسنون ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضوان اللہ عنہم اجمعین نماز عید کھلے میدان میں پڑھتے تھے حدیث میں ہے کہ کا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج یوم الفطر والاضحیٰ الی المصلیٰ ۔ (بخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن (نماز کی ادائیگی کےلیے) عیدگاہ مدینہ کی آبادی سے باہر ایک جنگل میں واقع تھی اگر کوئی عذر شرعی مثلاً: بارش آندھی یا زیادہ سردی ہو تو مسجد میں ادا کی جاسکتی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ عید کے دن بارش ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید مسجد میں پڑھائی اگرچہ اس حدیث کی سند کمزور ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے التخلیص الجبیر ص: 83/2)

تاہم مجبوری کے وقت مسجد میں نماز عید ادا کی جاسکتی ہے جب اہل مسجد مستقل عیدگاہ بنانے کی پوزیشن میں نہ ہوں تو مسجد میں نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں عام حالات میں نماز عید آبادی سے باہر کسی پارک یا میدان میں ادا کرنی چاہیے کیوں کہ یہ شوکت اسلام کا مظہر اور مسلمانوں کے باہمی اتحاد واتفاق کی علامت ہے ایسا کرنا رحمت الہٰی کے نزول کا باعث اور خیروبرکت کے حصول کا ذریعہ ہوگا شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ عید کی نماز آبادی سے باہر کھلے میدان میں پڑھنا چاہیے مسجد میں عذر شرعی عید پڑھنا بہتر نہیں ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

(3) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضوان اللہ عنہم اجمعین نماز عید کا خطبہ منبر کے بغیر ارشاد فرماتے تھے امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے باب الخروج الی المصلی بغیر منبر عیدگاہ منبر کے بغیر جانے کا بیان روایات میں ہے کہ نماز سے فراغت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف منہ کیا اور خطبہ کےلیے اپنی جائے نماز مین کھڑے ہوئے (ابن ماجہ) وہیں اپنے پاؤں پر کھڑے کھڑے خطبہ ارشاد فرمایا (صحیح ابن خزیمہ) ان روایات کو بیان کرنے کے بعد حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ہذا مشعر بانہ لم یکن بالمصلیٰ فی زمانہ منبر۔ (صحیح الباری: 579/2)

یہ روایات اس بات کی دلیل ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عید کے موقع پر منبر نہیں ہوتا تھا اگرچہ ایک روایت میں صراحت ہے کہ جب آپ خطبہ سے فارغ ہوئے تو منبر سے اترے (ابوداؤد: ابواب الضحایا)

لیکن یہ روایت ضعیف ہونے کی وجہ سے ناقابل اعتبار ہے کیوں کہ اس میں ایک راوی مطلب کا سماع حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت نہیں ہے صحیح روایات میں صرف "نزل" کے الفاظ ہیں محدثین نے اس کا معنی یہ کیا ہے کہ خطبہ سے فراغت کے بعد مردوں کی جگہ کی طرف منتقل ہوئے۔ (الفتح الربانی: ص148/2)

مروان کے دور میں خطبہ عید کےلیے عیدگاہ میں منبر لے جانے کا آغاز ہوا چنانچہ روایات میں ہے "اخرج مروان المنبر فی عید ولم یکن یخرج بہ فی یوم عید" (مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ)

یعنی مروان سے پہلے عیدگاہ میں منبر لے جانے کا رواج نہیں تھا: "اس پر حاضرین میں سے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی موجودگی میں بایں الفاظ اعتراض کیا یا مروان خالفت السنہ اخرجت المنبر یوم عید ولم یکن یخرج بہ فی یوم عید (مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ)

اے مروان! تونے عیدگاہ میں منبر لے جاکر سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی ہے اس سے قبل منبر لے جانے کا رواج نہ تھا بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ اعتراض کرنے والے حضرت ابوخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے بہرحال عیدگاہ میں منبر لے جانا خلاف سنت ہے اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

جلد:1 صفحہ:480